وتر میں دعائے قنوت سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا حکم

دارالافتاءاھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی وتر میں دعائے قنوت سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ لے، تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر کسی نے وتر میں دعائے قنوت سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ لی، تو اس کی نماز ہو جائے گی، کیونکہ بسم اللہ شریف اللہ پاک کی ثنا پر مشتمل ہے اور ہر ثنا دعا ہے، نیز عموماً کسی کام کے شروع میں برکت کے لیے پڑھی جاتی ہے۔

ردالمحتار میں ہے "کقولہ بسم اللہ لافتتاح العمل تبر کا" ترجمہ: جیسا کہ اس کسی کام کو شروع کرنے کے لیے اس کا تبرکاً بسم اللہ کہنا۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد 1، صفحہ 347، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں امام اہل سنت سے ایک شخص کے متعلق سوال ہوا جو نماز وتر کی تیسری رکعت میں بعدِ الحمد و قل کے تکبیر کہہ کر دعائے قنوت کے بدلے میں تین بار قل ھو اللہ شریف پڑھ لیتا ہے، تو آپ علیہ الرحمہ نے جواباً ارشاد فرمایا: "نماز صحیح ہوجانے میں تو کلام نہیں، نہ یہ سجدہ سہو کا محل کہ سہواً کوئی واجب ترک نہ ہوا۔۔۔ رہا یہ کہ قل ھو اللہ شریف پڑھنے سے بھی یہ واجب ادا ہوا کہ نہیں، اتنے دنوں کے وتر کا اعادہ لازم ہو۔ ظاہر یہ ہے کہ ادا ہوگیا کہ وہ ثناء ہے اور ہر ثناء دعا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 485، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4516

تاریخ اجراء: 14 جمادی الثانی 1447ھ/06 دسمبر 2025ء